عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

اگست 2023

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیہ

ماہنامہ

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

ماہنامہ
تربیہ

اگست 2023   محرم 1445ھ
A Monthly E-Mag for lifelong learning & holistic development

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

14 اگست میں گھر پر کیا کریں؟

دعا کا اہتمام

یوم آزادی کا آغاز نماز فجر کے بعد وطن عزیز کے لیے دعا سے ہونا چاہیے۔ ہر بچہ نماز فجر کے بعد وطن عزیز کی سلامتی اوراستحکام کے لیے اللہ کے حضور خصوصی دعا کرے۔

تعلیمی ادارے کی تقریب میں شرکت

14 اگست کوعام تعطیل ہوتی ہے۔ 14 اگست کو تعلیمی ادارے میں ہونے والی تقریب میں بچے کی شرکت کی حوصلہ افزائی کریں۔

اس روز اہتمام سے قومی لباس پہنائیں ۔بچے کو احساس دلائیں کہ تعلیمی ادارے کواس طرح سجائیں کہ اس سے پاکستانی قومیت ابھر کر سامنے آئے۔

اسلامی پاکستان، خوشحال پاکستان

یوم آزادی کے موقع پر بچوں کے ساتھ اوپن ڈسکشن کریں، جس کا موضوع اسلامی پاکستان، خوشحال پاکستان ہو۔ بچوں کو بتائیں کہ ایک اسلامی پاکستان ہی خوشحال پاکستان ہو گا۔

گھر کو سجائیں

اگست کے مہینے میں شروع ہی سے گھر کو خصوصی طور پر سجایا جائے، قومی پرچم لہرایا جائے۔ جھنڈیاں لگائی جائیں ۔ ممکن ہو تو اپنے یہاں باقاعدہ پرچم کشائی کی تقریب کریں ، بچوں کے ساتھ مل کر قومی ترانہ پڑھا جائے۔ قومی پرچم کو سر بلند ہوتا دیکھنا، دل میں اسے سربلند رکھنے کا تحرک پیدا کرتا ہے۔ بچوں کو باور کرایا جائے کہ ہر قیمت پر اپنے قومی پرچم کو دنیا میں بلند رکھنے کے لیے کوشاں رہنا ہے۔

تقریری مقابلے

یوم آزادی کی مناسبت سے تقریری مقابلے کاانعقاد کیاجائے۔ اس مقابلے میں بچوں کو ان کی عمر کے لحاظ سے عنوان دیں ۔ کچھ تیاری بھی کروائیں ۔ مقابلے میں ملک کے لیے دی جانے والی قربانیوں کا تذکرہ بھی کیاجائے ۔

ملی نغمے کے مقابلے

ملی نغموں کے مقابلے کا اہتمام کیاجائے اور بچے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ محض ملی نغمے سنانے کا اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا خود پیش کرنے سے ہوتا ہے۔

مشاعرے کا اہتمام

بچوں کے لیے ایک مشاعرے کا اہتمام کیاجائے جس میں وہ طلبہ وطالبات شریک ہوں جو شاعری کرتے ہوں۔ وطن عزیز کے لیے اپنے جذبات کو شعر کے ذریعے بیان کرسکتے ہوں۔ بچوں کی شاعری پہ داد و تحسین دی جائے اور انہیں سراہا جائے۔

مضمون نویسی کے مقابلے

کچھ بچے اپنے خیالات کا اظہار تقریر یا شعر کے ذریعے کرنے کے بجائے لکھ کر کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے یوم آزادی کے حوالے سے مضمون نویسی یا کہانی نویسی کا مقابلہ کروایا جائے۔

تصویری نمائش

فن مصوری بھی اظہار کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس نمائش میں بچے وطن سے اپنی محبت کا اظہارتصویر کی شکل میں کریں۔

کلین پاکستان

یوم آزادی کے موقع پر کلین پاکستان مہم کا آغاز کرسکتے ہیں۔ اس سرگرمی میں بچے اپنی گلی کے دیگر بچوں کو ساتھ ملا کر اپنی گلی کی صفائی کریں۔ اس سرگرمی کا مقصد بچوں میں ماحول کی صفائی، جسمانی صفائی کے ساتھ ساتھ روحانی صفائی کے شعور کو اجاگر کرنا ہے۔

آزادی ریلی یا مارچ

گلی کے بچوں کو ساتھ ملا کر گلی محلے میں آزادی ریلی یا مارچ کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان کے حق میں نعرے لگائے جائیں اور والدین یا بڑے بچے اس موقع پر دیگر بچوں کو نظم وضبط کا عملی مظاہرہ کرائیں۔ انہیں تربیت دیں کہ ہجوم کی شکل میں اخلاقیات کا خیال کیسے رکھا جائے، کیسے قانون کے دائرے میں رہ کر اپنی بات پیش کی جائے اور سرکاری ونجی املاک کو نقصان سے کیسے بچایاجائے۔

شجر کاری

دنیا کے دیگر ممالک کی طرح وطن عزیز بھی آلودگی کے مسائل کا سامنا کررہاہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بچوں سے کم ازکم ایک پودا ضرور لگوادیا جائے۔ یہ صدقہ جاریہ بھی ہو گا اور ملک کے ساتھ محبت کا مثبت اظہار بھی۔

تحریک پاکستان کے رہنماؤں کا تعارف

تحریک پاکستان کے رہنماؤں کی تصاویر جمع کریں ، پھر روزانہ بچوں کو ایک رہنما کی تصویر دکھائیں اور ان کا مختصر تعارف اور خدمات بیان کریں ۔

علی حسین
سینیئر مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

القرآن

ہم نے تمھیں زمین میں اختیارات کے ساتھ بسایا اور تمھارے لیے یہاں سامان زیست فراہم کیا، مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔

(الاعراف۔آیت 10)

الحدیث

تین دعائیں ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، والد (اور والدہ) کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔ (ابوہریرہؓ ۔ ابن ماجہ ۔ 3862)

کیرئیر کاؤنسلنگ: سیاسیات PoliticalScience

کسی بھی ریاست میں شعبہ سیاسیات یا علم سیاسیات کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ۔ آج ملک میں رہنے والے ہر شخص کے مسائل اور ان کے حل کے مطالعے کا نام ہی ' سیاسیات ' ہے۔ علم سیاسیات کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ارسطو کہتا ہے کہ یہ علم آقائے علم (Master Science) ہے۔

موجودہ دور میں قومی ریاستوں کے تصور کے بعد یہ ایک اہم مضمون کی حیثیت اختیار کرگیا ہے۔یونیورسٹیوں کی جانب سے جاری کی گئی ڈگری تعلیم کی دنیا میں شعبہ سیاسیات کو سائنس کی حیثیت حاصل ہوچکی ہےاسی لئے اسے پولیٹیکل سائنس کا نام دیا گیا ہے ۔

یونیورسٹیوں میں سیاست کے طالب علموں کو" ریاست"، بنیادی موضوع کے طور پر پڑھایا جاتا ہے اورریاست چار اجزاء علاقہ ،عوام،اقتدارِ اعلیٰ اور حکومت کا ترکیبی مجموعہ کہلاتی ہے۔ علم کا محور چونکہ ریاست، حکومت، طرزِ حکمرانی اور دیگر عوامی معاملات کے گرد گھومتا نظر آتاہے۔ اسی لئے سیاسی معاشیات، سیاسی اخلاقیات اور سیاسی فلسفہ و نفسیات وغیرہ جیسے موضوعات کی بھی درجہ بندی کی گئی ہے انھی موضوعات میں ایک اہم موضوع ریاستی قوانین ہے اور بین الاقوامی تعلقات بھی علم سیاسیات کی ایک شاخ تصور کی جاتی ہے جو کہ اب ملک کی تقریبا تمام یونیورسٹیوں میں ایک جاندار اور پھلتے پھولتے علمی میدان اور علیحدہ مضمون کی حیثیت اختیار کرچکی ہے۔غرض یہ کہ پولیٹیکل سائنس کا طالب علم سیاسی معاشیات، سیاسی اخلاقیات اور سیاسی فلسفہ و نفسیات کی بدولت تمام علوم میں ماہر ہوجاتا ہے جو اس کے کامیاب کیرئیر کے لئے مختلف راہیں ہموار کردیتا ہے۔

آئیے بات کرتے ہیں ان پیشوں کی جو بطور پولیٹیکل سائنس طالبعلم آپ کو کامیابی کے راستے فراہم کرنے میں مدد دیتا ہے ۔

سیاسی تجزیہ نگار (Political Scientist)

آپ سیاسی تجزیہ نگار کے طور پر اپنے کیرئیر کا آغاز کرسکتے ہیں۔بطور سیاسی تجزیہ نگار ، سیاسیات کا طالب علم سیاسی اور سرکاری رویے کا مطالعہ کرتا ہے،انتخابات کی اشتہاری مہم میں اپنی تجاویز پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ووٹنگ کے طریقہ کار کا تجزیہ اور مستقبل میں سیاسی رجحانات سے متعلق اہم پیش گوئیاں بھی کرسکتا ہے۔

پبلک ریلیشن اسپیشلسٹ (Public Relations Specialist)

علم سیاسیات کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد پبلک ریلیشن اسپیشلسٹ کے طور پر بھی اپنے کیرئیر کا آغاز کرسکتے ہیں۔علم سیاسیات میں طالب علموں کی لکھنے کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کے لئےپریس ریلیز کا مسودہ تیار کروانے یا مخصوص اسٹوری رائٹنگ کے ساتھ رائے عامہ کا قیام،میڈیا کا کرداراور موجودہ حالات پر ریسرچ جیسے بنیادی کام عملی اور نصابی طور پرپڑھائے جاتے ہیں۔ عوامی تعلقات کے ماہرین اکثر ذرائع ابلاغ کی توجہ اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے پریس کانفرنسوں اور دیگر تقریبات منظم کرنے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

سوشل میڈیا مینیجر (Social Media Manager)

سوشل میڈیا عوام میں تیزی سے مقبول ہوتا میڈیم ہے،سیاسی امیدوار ہوں، پولیٹیکل حکام ہوں یا دیگر جماعتی ارکان انھیں اپنے نقطہ نظر کو عوام اور انتظامیہ تک پہنچانے کے لئے باقاعدہ سوشل میڈیا مینیجر کی ضرورت ہوتی ہے۔یا یوں کہیں تو غلط نہ ہوگا کہ سوشل میڈیا منیجر کسی تنظیم یا جماعت کی ٹوئٹر، فیس بک اور سماجی ذرائع ابلاغ میں موجودگی کے دیگر مقامات کی نگرانی کرتا ہے۔ بطور سیاسیات طالب علم سوشل میڈیا مینیجر کا انتخاب بھی آپ کے لئے ایک بہتر انتخاب ہوسکتا ہے۔

بطور صحافی (Journalist)

طالب علموں کے لئے علم سیاسیات کی ڈگری صحافت کی راہیں بھی متعین کردیتی ہے ملکی حالات سے آگاہی ، سیاسیات میں آنے والے اتار چڑھاؤ، روپے کی قدر میں کمی یا اضافہ جیسی معلومات اور لکھنے کی صلاحیت میں اضافہ ایک صحافی جیسی خصوصیات پیدا کردیتا ہے ۔

سیاسی مشیر (Political Consultant)

بطور سیاسیات طالب علم سیاسی مشیر کے طور پر بھی کیرئیر کا آغاز کیا جا سکتاہے ایک سیاسی مشیر کا کام منتخب سیاستدانوں کو بھی تمام قسم کی سیاسی صورتحال سے آگاہ رکھنا اور موجودہ حالات سے متعلق مواد کی تیاری ہےوہ سیاستدانوں کے رابطے بحال رکھنے اورکسی بھی قسم کی صورتحال سے ان کو آگاہ رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے

مزمل شاہ
مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

پرندے کی فریاد

علامہ اقبالؒ نے اس نظم میں پرندے کی قیدی زندگی کے احساسات اور آزادی کی قدروقیمت کے جذبات کے ساتھ مسلمان قیدی کے تاثرات کے روپ میں پیش کیا گیا ہے۔ دراصل یہ نظم ہندوستان کے مسلمانوں کی قید وبند کی مشکلات اور حالات کا عکس ہے جس میں آزادی کی اہمیت اور غلامی کے نقصانات کا احساس دلایا گیا ہے۔ یہ نظم غلامی کے زمانے میں محکوم ہندوستان کی فریاد ہے اور آج آزادی کو قائم رکھنے کی تعبیر و تدبیر ہے۔

ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا، ہمارے پروردگار! ہم کو ظالم قوم کے لیے آزمائش نہ بنا ۔ سورہ یونس:85

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کے نام کو بلند کرنے کے لیے لڑے، اس کا جہاد خدا کی راہ میں ہے۔

(بخاری)

آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ
وہ باغ کی بہاریں وہ سب کا چہچہانا
آزادیاں کہاں وہ اب اپنے گھونسلے کی
اپنی خوشی سے آنا، اپنی خوشی سے جانا
لگتی ہے چوٹ دل پر، آتا ہے یاد جس دم
شبنم کے آنسوئوں پر کلیوں کا مسکرانا
وہ پیاری پیاری صورت، وہ کامنی سی مورت
آباد جس کے دم سے تھا میرا آشیانہ
آتی نہیں صدائیں اس کی مرے قفس میں
ہوتی مری رہائی اے کاش میرے بس میں
کیا بدنصیب ہوں میں، گھر کو ترس رہا ہوں
ساتھی تو ہیں وطن میں، مَیں قید میں پڑا ہوں
آئی بہار، کلیاں پھولوں کی ہنس رہی ہیں
میں اس اندھیرے گھر میں قسمت کو رو رہا ہوں
اس قید کا الٰہی دُکھڑا کسے سنائوں
ڈر ہے یہیں قفس میں، میں غم سے مر نہ جائوں
جب سے چمن چُھٹا ہے یہ حال ہوگیا ہے
دل غم کو کھا رہا ہے، غم دل کو کھا رہا ہے
گانا اسے سمجھ کر خوش ہوں نہ سننے والے
دُکھے ہوئے دلوں کی فریاد یہ صدا ہے
آزاد مجھ کو کر دے او قید کرنے والے
میں بے زباں ہوں قیدی، تو چھوڑ کر دُعا لے

اسلام اور نظریہ پاکستان: قائداعظم کے فرمودات کی روشنی میں

پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آیا جب کہ سیکولر ازم میں دو قومی نظریے کا کوئی تصور ہی نہیں، اس کے باوجود روز اوّل سے دانشوروں اور سیاست دانوں کا ایک بہت بڑا گروہ یہ ثابت کرنے پر لگا ہوا ہے کہ قائداعظمؒ سیکولر تھے اور وہ پاکستان کو ایک سیکولر ریاست ہی بنانا چاہتے تھے۔ یہ گروہ یا تو سیکولرازم سے نا آشنا ہے یا قائداعظمؒ کے افکار سے بے خبر یا پھر دانستہ و نادانستہ عالمی استعمار کا حصہ بن کر پاکستان کی نظریاتی اساس کو ختم کرکے پاکستان کو دنیا کے نقشے سے مٹا کر ایک بار پھر اسے عظیم ہندوستان کا حصہ بنانا چاہتا ہے۔ ذیل کی سطور میں قائداعظم کے اپنے فرمودات کی روشنی میں ان کے سیاسی نظریہ و عقیدہ کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

مسلم قومیت کی بنیاد

مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد صرف کلمۂ توحید ہے، نہ وطن نہ نسل... ہندوستان کا جب پہلا فرد مسلمان ہوا تو وہ پہلی قوم کا فرد نہیں رہا تھا، وہ ایک الگ قوم کا فرد بن گیا تھا۔ آپ نے غور فرمایا کہ پاکستان کے مطالبے کا جذبۂ محرکہ کیا تھا؟ اس کی وجہ نہ ہندوؤں کی تنگ نظری تھی نہ انگریزوں کی چال، یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ تھا۔

(مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، 8 مارچ 1944ء)

تمام مسلمان جسد واحد کیسے؟

وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہوگئے۔ وہ کون سی چٹان ہے جس پر ان کی ملت کی عمارت استوار ہے، وہ کون سا لنگر ہے جس سے امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر، خدا کی کتاب قرآن مجید ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں گے، ہم میں زیادہ سے زیادہ اتحاد پیدا ہوتا جائے گا۔ ایک خدا، ایک رسولؐ، ایک کتاب اور ایک امت۔

(اجلاس مسلم لیگ، کراچی 1943ء)

اسلام ہمارے وجود کا بنیادی سرچشمہ ہے

اسلام ہماری زندگی اور ہمارے وجود کا بنیادی سرچشمہ ہے، ہم نے پاکستان کا مطالبہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔

(اسلامیہ کالج، پشاور 13 جنوری 1948ء)

معاشرتی اور اقتصادی زندگی کے اسلامی تصورات

میں اشتیاق اور دلچسپی سے معلوم کرتا رہوں گا کہ مجلس تحقیق، بینکاری کے ایسے طریقے کیوں کر وضع اور اختیار کرتی ہے جو معاشرتی اور اقتصادی زندگی کے اسلامی تصورات کے مطابق ہوں، کیونکہ مغرب کے معاشی نظام نے انسان کے لیے مسائل پیدا کر دیے ہیں۔ ہمیں دنیا کے سامنے مثالی نظام پیش کرنا ہے، جو سچے اسلامی تصورات پر قائم ہو۔(جولائی 1948ء میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر قائداعظمؒ کا خطاب)

قرآن مجید مکمل ضابطۂ حیات

قائداعظم نے 1944ء میں مہاتما گاندھی کو خط کے جواب میں لکھا قرآن مجید مسلمانوں کا ضابطۂ حیات ہے، اس میں مذہبی، مجلسی، دیوانی، فوجداری، عسکری، تعزیری معاشی اور معاشرتی غرض یہ کہ سب شعبوں کے احکام موجود ہیں۔ مذہبی رسوم سے لے کر روزانہ کے امورِ حیات تک، روح کی نجات سے لے کر جسم کی صحت تک، اخلاق سے لے کر انسدادِ جرم تک، زندگی کے جزا و سزا سے لے کر عقبیٰ کی جزا و سزا تک، ہر ایک قول و فعل اور حرکت کے احکامات کا مجموعہ ہے۔

پاکستان کا دستور کیا ہوگا؟

قائداعظم 1942ء میں مسلم لیگ کے اجلاس کے سلسلے میں الٰہ آباد میں نواب سر محمد یوسف کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وکلاء کا ایک وفد ملاقات کے لیے آیا۔ ارکان وفد میں سے ایک وکیل نے قائداعظم سے پوچھا کہ پاکستان کا دستور کیا ہوگا؟ کیا پاکستان کا دستور آپ بنائیں گے؟

قائداعظمؒ نے فرمایا: "پاکستان کا دستور بنانے والا میں کون ہوں؟ پاکستان کا دستور تو تیرہ سو سال پہلے بن گیا تھا۔" ایسا ہی ایک بیان 27 جولائی 1944ء کو دیا جب وہ کشمیر سے راولپنڈی پہنچے۔ قائداعظم کا رات کا کھانا ڈھیری حسن آباد کے عبدالغنی ٹھیکیدار کے ہاں تھا۔ کھانے کی میز پر راولپنڈی مسلم لیگ کے صدر بیرسٹر محمد جان نے قائداعظم سے پوچھا "پاکستان کا دستور کیسا ہوگا؟ قائداعظمؒ نے جواب دیا۔ یہ تو اس وقت کی دستور ساز اسمبلی کا کام ہوگا۔ البتہ ہمارے پاس قرآن مجید کی صورت میں تیرہ سو سال پہلے کا دستور موجود ہے۔ (بحوالہ: قائداعظمؒ سیکولر نہیں تھے۔)

پاکستان کا آئین

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس 1942ء میں کراچی میں منعقد ہوا۔ اس سالانہ اجلاس میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے جن ممبران نے تجاویز بھیجی تھیں، ان کی میٹنگ نواب محمد اسماعیل خان کی صدارت میں ہوئی جس میں مختلف قراردادیں تیار کی گئیں۔ ان میں سے ایک قرارداد آئین کے حوالے سے مرتب کی گئی جس کے الفاظ یہ تھے "پاکستان میں جو آئین ہوگا وہ قرآن و سنت کے مطابق ہوگا اور رائج الوقت قوانین میں جلد شریعت کے مطابق تبدیلی کی جائے گی۔" تمام لوگوں نے اس تجویز کی حمایت کی۔ آخر میں قائداعظمؒ نے اپنی تقریر میں فرمایا "جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے، وہ ہر مسلمان کے دل کی پکار ہے اور پاکستان کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہے کہ پاکستان میں اللہ کے دین کا نظام قائم ہوگا۔

سیاست اور مذہب

دنیا کے کسی مذہب میں سیاست مذہب سے الگ ہو یا نہ ہو، میری سمجھ میں اب خوب آگیا ہے کہ اسلام میں سیاست مذہب سے الگ نہیں بلکہ مذہب کے تابع ہے۔ (اسلام کا سفیر، صفحہ 159)

اسلام ہی ہمارا طرۂ امتیاز ہے

میمن چیمبر آف کامرس بمبئی کی طرف سے ایک سپاس نامہ کے جواب میں قائداعظمؒ نے فرمایا "میں ایسے ناموں کو بالکل ناپسند کرتا ہوں۔ آپ کو چاہیے کو اپنا نام "مسلم چیمبر آف کامرس" رکھیں اس لیے کہ اسلام ہی ہمارا طرۂ امتیاز ہے۔" (عظمت رفتہ، ص: 484، اسلام کا سفیر، صفحہ 165)

آخر میں قائداعظمؒ کے بارے میں تاریخ پاکستان کے معروف محقق ڈاکٹر حفیظ الرحمن صدیقی کے تاثرات جو انہوں نے اپنی کتاب "تحریک پاکستان اور تاریخ پاکستان" میں لکھے ہیں ملاحظہ فرمائیں

قائداعظمؒ کی ایک نہیں متعدد تقریریں ہیں، جن میں انہوں نے اسلام کے اجزائے ترکیبی یعنی قرآن و سنت، کلمۂ توحید، اسلامی ضابطۂ اخلاق، مسلم تہذیب، مسلم روایات، اسلامی تصورات، امت واحدہ اور مسلم اتحاد کو پاکستان کی اساسی قدر قرار دیا ہے۔

علی حسین
سینیئر مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

سلسلہ: ہم سے پوچھیے

سوال

السلام علیکم ۔میرے تین بچے ہیں، پڑھائی اور دیگر سرگرمیوں میں بہترین ہیں مگر ایک مسئلے کی وجہ سے میں پریشان رہتی ہوں ۔ وہ یہ کہ بچوں سے اگر کوئی کام کہا جائے، خاص کر کے جب وہ اپنی پسند کا کوئی کام کر رہے ہوں، تو یا والدین کی بات کو نظر انداز کردیتے ہیں یا اس کے برعکس ہی کچھ کرتے ہیں ۔ یعنی بات بھی نہیں مانتے اور منفی ردعمل کا اظہار بھی کرتے ہیں ۔ بچوں سے کس طرح بات منوائی جائے کیو نکہ یہ ان کی تربیت کے لیے بہت اہم ہے ۔ جزاک اللہ

جواب

بچوں کی اچھی تربیت کرنا، صحیح اور غلط کی پہچان کروانا اور درست سمت میں ان کی رہنمائی کرنا والدین کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے۔ اس کے لیے یقینا یہ بات بہت اہم ہے کہ بچے آپ کی بات سنیں ۔ اس لیے والدین کی بچوں سے یہ توقع بالکل جائز ہے، لیکن آج کے معاشرے میں جہاں بچوں کے پاس ہر طرح کا exposure موجود ہے وہاں بچوں کو اپنے عقائد، اقدار، اخلاقیات سے جوڑے رکھنا ایک چیلنج بن گیا ہے۔ اکثر والدین اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ بچے بات نہیں مانتے یا اگر کسی کام کا کہا جائے تو اسے پورا نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں چند عمومی تجاویز پیش کی جا رہی ہیں، امید ہے کہ آپ کے اوردیگر والدین کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنیں گی۔

بچوں کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کرنے کو اپنی اولین ترجیح بنائیں۔ اس مضبوط تعلق کے نتیجے میں ہی وہ آپ پر اعتماد کریں گے ، آپ کی عزت کریں گے ، آپ کی بات کا احترام کریں گے اور مانیں گے بھی۔ اس اعتماد اور تعلق کے بغیر آپ جتنا بھی انہیں کسی کام کا کہیں یا روکیں ، وقتی طور پر تو شاید مان جائیں، لیکن اس سے وہ کچھ سیکھیں گے نہیں۔بچوں سے باتیں کریں، ان کے احساسات اور خیالات کے بارے میں جانیں، خواہشات اور پسند ناپسند کا علم رکھیں اور صرف don'ts and do's بتانے کے لیے ہی ان سے مخاطب نہ ہوں۔ اپنے بارے میں بھی انہیں بتائیں اور اپنے خیالات بھی شیئر کریں۔

بچوں سے گفتگو کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ بات بچے کی ذہنی سطح کے لحاظ سے ہو۔ یعنی جو بات کہی جا رہی ہے وہ بات وہ سمجھ سکیں۔ مثلا اگر آپ کسی چھوٹے بچے کو نماز کی تلقین کر رہے ہیں تو بات کا طریقہ، الفاظ کا چناؤ وغیرہ کسی بڑے شخص کو نصیحت کرنے سے بہت مختلف ہو گا۔

ان سے عزت سے بات کریں بالکل ایسے ہی جیسے آپ کسی بڑے یا ہم عمر شخص سے بات کرتے ہیں ۔

اگر ان کے کسی عمل پر آپ کو غصہ آرہا ہے تو اس غصے کی حالت میں بات کرنے کے بجائے آپ اپنے آپ کو پر سکون کریں، پھر ان سے بات کریں اور ان کو بتائیں کہ جو وہ کر رہے ہیں اس میں غلط کیا ہے اور اس کو درست انداز میں کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ اور جو آپ چاہتے ہیں اس کے پیچھے کیا وجوہات ہیں۔

بچے جب بھی آپ سے بات کریں، ان کی بات کو توجہ سے سنیں اور ان کو اہم محسوس کروائیں ۔ آپ اپنے ہر رویے سے ان کے لیے رول ماڈلنگ کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ ان سے اور دوسروں سے جیسا برتاؤ کرتے ہیں، وہ بچوں کے اپنے رویوں میں ضرور جھلکتا ہے۔منفی باتیں نا دہرائیں، ہر وقت ڈرا دھمکا کر ان سے بات کرنے سے گریز کریں. ان سے پیار محبت سے بات کریں اور کوئی کام یا بات جو آپ چاہتے ہیں کہ وہ کریں ، اس کو واضح الفاظ میں انہیں سمجھائیں اور اس دوران اپنے لہجے کو دھیما اوراور مضبوط رکھیں اور ضرورت پڑنے پر ہدایات کو دہرا بھی لیں ۔یہ بہت فطری سی بات ہے کہ بچے اگر اپنی دلچسپی کے کسی کام میں مگن ہیں تو وہ کوئی دوسری بات سننا پسند نہیں کریں گے۔ لہذا کسی کام کا کہنے کے لیے ایسے وقت کا تعین کریں جب آپ سمجھیں کہ وہ کسی دوسری سرگرمی میں مشغول نہیں ہیں۔اپنے بچوں کے ساتھ کھیلیں۔ جس بھی عمر میں ہیں وہ اور جو بھی کھیل پسند کرتے ہیں ان کے ساتھ وہ کھیلیں۔ اس سے آپ کا تعلق مزید بہتر ہو گا ۔ بچوں کا جو وقت اسکرین استعمال کرنے میں لگ جاتا ہے اگر وہ ایسی سرگرمیوں میں لگے جو والدین اور بہن بھائیوں کے ساتھ تعلق بہتر کرنے میں معاون ثابت ہو تو ہر لحاظ سے ان کی تربیت کے لیے بہترین ہے۔

بچوں سے حقیقت پسند توقعات رکھیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر انہیں ضرور سراہیں لیکن اعتدال میں ۔

بچوں کے ساتھ ایک صحت مند اور پر اعتماد تعلق ان کی تربیت اور رہ نمائی کے لیے بنیادی اصول ہے۔ امید ہے کہ یہ تجاویز اس تعلق کو مزید بہتر کرنے اور بچوں کی بہترین تربیت کرنے میں مدد گار ثابت ہوں گی۔

آمنہ کامران
مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں !!

ہم لارہے ہیں آپ کے لیے...

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے **تربیہ ای میگزین** میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔

آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge Related to

career opportunities, different professions and degrees,

Your achievement , Success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

Department of
Mentoring & Counselling
Usman Public School System

E-mail your write-ups at
mcd@usman.edu.pk